13

شہواتِ نفس کے سب سے شدید جذبے پر جامع آگاہی

پردہ

ابو عبداللہ

تحریر نمبر:11

پردہ

ابوعبداللہ

(جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں)

نام کتاب: پردہ

تالیف: ابوعبداللہ

اشاعت اول: 2023، (رمضان المبارک:1445ھ)

ہمارا عزم

(۱)۔فرقہ واریت اورتعصب و تنگ نظری سے چھٹکارہ ، (۲)۔اخلاص وسچائی کی ترویج، (۳)۔ قرآن و سنت کے پختہ دلائل کو بنیاد بنانا،(۴)سلف کے فہم سے استفادہ کرنا،(۵)۔احتیاط اورذمہ داری کوملحوظ رکھنا،(٦)۔اعتدال پر رہنا (۷)۔ہر پہلوکو مدنظر رکھتے ہوئے:’حق اورسچ کومن وعن واضح کرنا‘‘۔

قرآن وسنت کومن وعن بیان کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہےلیکن انسان کی کاوش خطا سے پاک نہیں۔اسلئے کہیں بھی کوئی بات قرآن وسنت سے عدم مطابقت پرنظر آئے تو ہمیں مطلع کریں،اگرواقعتاً ایسا ہی ہواتو انشاءاللہ فوراًرجوع کریں گے۔اللہ ہم سب کا خاتمہ بالخیرفرمائے۔(آمین)

نوٹ: چونکہ اس مسودہ کی پروف ریڈنگ ابھی پوری طرح سےنہیں ہوسکی، لہٰذاالفاظی غلطیوں کیلئے پیشگی معذرت۔

انتساب!

رضائے الٰہی اور ابدی و لافانی فلاح کی خاطر، نفس کے سب سے شدید ہیجانی جذبے یعنی مردوزن کے مابین شہوت کی شدت کو صبر کی لگام ڈال کر خالق کے قانون پر قائم رہنے کا عزم کرنے والے خوش نصیبوں کے نام۔

فہرست

☆ ہدایت پانے کی بنیادی شرائط.................................5

☆ تحریر کا مقصد.................................6

باب۱: شدید احتیاط کا تقاضا؟.................................7

باب۲ قرآن حکیم سے قانون کی وضاحت.................................11

باب۳: احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی.................................24

باب۴: واجب نہ سمجھنے والوں کے دلائل کا جائزہ.................................28

باب۵: فرامینِ رسول ﷺ سے عبرت.................................34

باب۶: قانون کا خلاصہ.................................37

☆ جلدی کیجیے!.................................42

☆ حق کی کاوش میں بطور نمونہ چند مشہور تصانیف سے استفادہ کی لسٹ.................................43

☆ ہماری اہم تحاریر.................................44

☆ ویب سائٹ کا تعارف.................................45

☆ یوٹیوب چینل کا تعارف.................................46

☆ ہماری دعوت.................................47

ہدایت پانے کی بنیادی شرائط

ہدایت من جانب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کن شرائط وضوابط اور اصولوں کی بنیاد پر کسی کے لئے ہدایت کی گرہ کھولنے یا نہ کھولنے کا فیصلہ کرتا ہے؟ اس ضمن میں دو بنیادی شرائط ہیں اور دو ثانوی:

بنیادی شرائط: (۱)۔ اخلاص وسچائی، اور (۲)۔ طلب وجستجو

ثانوی شرائط: (۱)۔ تمسک بالقرآن، اور (۲)۔ عقل ودانش کا استعمال

مذکورہ دو بنیادی شرائط پوری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اگلی شرائط کی طرف انسان کو مائل کر دیتا ہے۔ جب تک یہ چار شرائط پوری نہ ہو جائیں، حقیقی ہدایت نصیب ہونے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

(۱)۔ اخلاص وسچائی: شیطان نے ساری انسانیت کو اغوا کر لینے، اچک لینے اور ذریت آدم کی جڑ کاٹ دینے کا دعویٰ کیا ہے، سوائے مخلص لوگوں کے، دیکھئے: (سورہ ص: 82۔83)۔

اخلاص کا مطلب ہے کہ مقصد: (i)۔ اللہ کی رضا کا حصول یا (ii)۔ اخروی فلاح یعنی دوزخ کی آگ سے بچنا اور جنت کے حصول کے سوا کچھ اور نہ ہو۔ اور اخلاص نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقصد:

(i)۔ مقام ومرتبہ اور عزت وشہرت ہو، (ii)۔ دولت ودیگر دنیوی مفادات ہو، اور (iii)۔ اسلام کی فکر کی بجائے اپنے گروہ، مسالک اور فرقوں کی آبیاری اور رسولوں (علیہم السلام) کی پیروی کی بجائے دیگر شخصیات کی پیروی کی فکر ہونا۔ اخلاص کی غیر موجودگی میں "علم وکاوش" فائدے کی بجائے، قرآن و سنت کی غلط تاویل وتحریف کے ذریعے مزید ہلاکت وگمراہی کا باعث بنتا ہے۔

(۲)۔ طلب وجستجو: ہدایت صرف اسے ملے گی جو سچائی کیلئے فکرمند ہوگا۔ جس میں سچائی جاننے کی شدید پیاس اور تڑپ ہوگی۔ نہ کہ اسے جو مسلک پرستی اور اکابر پرستی کی زنجیروں میں جکڑا آنکھوں پر پٹی باندھے ہو۔

جیسے ہی یہ دو بنیادی شرائط پوری ہو جائیں گی، اس کے نتیجے اللہ تعالیٰ انسان کو اگلی شرائط پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب کر دے گا۔ یعنی پروردگار انسان کو ہدایت کے اصل منبع یعنی قرآن حکیم کی طرف لے آئے گا جس کے بغیر اندھیروں سے نکل کر روشنی کو پانا ممکن نہیں۔ پھر پروردگار چوتھی شرط یعنی: جمود، تعصب، جہالت، بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند پیروی اور جامد تقلید..... کی بجائے عقل ودانش کے نورِ بصیرت کی طرف لے آئے گا۔ یوں ان چار شرائط کی تکمیل پر خوش نصیب انسان گمراہی کی زَد سے بچ کر اللہ کے ہدایت والے قانون سے بہرہ مند ہو کر سعادت کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اگر خدانخواستہ فرقہ واریت کی بنا پر معاملہ اسکے برعکس ہوا، تو پھر ابلیس اپنے تمام ہتھیاروں (چھ بنیادی اور دیگر بہت سے ثانوی جالوں) کے ذریعے یوں اچک لے گا کہ ہمیں کان وکان خبر تک نہ ہو پائے گی۔ ان حقائق کو دلائل کی بنا پر تفصیل سے جاننے کیلئے دیکھئے ہماری تحریر "ہدایت"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على سيدالانبياء

والمرسلين و على آله وصحبه اجمعين اما بعد!

تحریر کا مقصد

خالق نے نسلِ انسانی کی بقا کیلئے مردوعورت میں ہیجانی کیفیت پر مبنی شہوت کا انتہائی زبردست جنسی جذبہ رکھا ہے۔شہواتِ انسانی میں سے سب سے شدید جذبہ یہی ہے۔اس ضمن میں حدود کی پاسداری کے بغیر پاکیزہ نسلِ انسانی کی دستیابی ممکن نہیں۔ پردہ اورشرم حیا اگراٹھ جائے تو عورت کی عزت وعصمت کے چھن جانے سے صاف اور پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی کی محرومی کے ساتھ ساتھ روحانی تنزل، ذہنی آلودگی، اضطراب وبے سکونی کے سنگین نتائج بھی بھگتنے پڑتے ہیں۔اس سنگین صورت حال سے نمٹنے کیلئے، اس مختصر تحریر میں قرآن وسنت کی روشنی میں مذکورہ قانون کی غایت وحکمت، زندگی پر مرتب ہونے والے نتائج واثرات اورقانون کی تفصیل پر جامع رہنمائی دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ اس قانون کے متعلق قرآن مجید کے احکامات کی تفہیم میں شبہات اور غلط فہمیوں کا ٹھوس دلائل کی بنا پر ازالہ بھی کردیا گیا ہے۔وہ لوگ جو واقعتاً بچنا چاہتے ہوں یہ تحریر ان شاء اللہ انکے کیلئے بہت بڑی نعمت ثابت ہوگی۔چندروزہ عارضی حقیر لذات کو اللہ کے قانون کے تابع کر کے ابدی لذات کو پانے کا عزم کریں۔خود بچیں اور دوسروں کو بچانے کی فکر کریں۔

باب ا

شدید احتیاط کا تقاضا؟

ایک مسلمان کیلئے تو یہی بات کافی ہے کہ: اللہ تعالیٰ بہت باحیا ہے، حیا اسکے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے جبکہ شیطان بہت بے حیاء ہے اور اسے بے حیائی سے شدید وابستگی ہے۔تاہم پردہ پر سخت احکامات کی کئی وجوہات میں سے درج ذیل تین بنیادی وجوہات ہیں:

(ا)۔سب سے شدید جذبہ، (۲)۔تطہیر، (۳)۔پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی

(ا) سب سے بڑا جذبہ

خالق نے نسل انسانی کی بقا کیلئے مرد و عورت میں انتہائی زبردست جنسی جذبات رکھے ہیں، جو ہیجانی کیفیت رکھتے ہیں۔شہواتِ انسانی میں سے سب سے بڑا جذبہ یہی ہے جیسا کہ خالقِ کائنات نے سات قسم کی انسانی شہوات میں سے سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ .....﴾ (آل عمران:14)

''مرغوب چیزوں کی محبت انسان کے لئے مزین کردی گئی ہے جیسے عورتیں....''

نبی کریم ﷺ نے بھی اسے انسانیت پر سب سے بڑا فتنہ قرار دیا، ارشاد فرمایا:

((ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء))

''میں نے اپنے پیچھے، مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ نہیں چھوڑا۔'' (بخاری کتاب النکاح،5096)

مزید فرمایا:

''یقیناً دنیا میٹھا سبزہ ہے اور یقیناً اللہ تمھیں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو، بے شک بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں سے پیدا ہوا۔'' (مسلم:2742)

ظاہر ہے اس قسم کی انتہائی شدید صورت حال کے مضر اثرات سے انسانیت کو بچانے کیلئے خالق نے شرم وحیاء اور پردہ کا سخت تقاضا کیا ہے، جس پر عمل پیرا ہوئے بغیر تباہی و بربادی سے بچنا ممکن نہیں۔

(۲) تطہیر

بے پردگی و بدنظری قلب کی گندگی اور نجاست کا سبب ہے۔ یہ انسان کی روحانیت اور اخلاق و کردار کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ سکون و اطمینان جاتا رہتا ہے اسکی جگہ اضطراب، بے سکونی، بے چینی اور گندگی لے لیتی ہے۔ پروردگار نے فرمایا:

﴿ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب:53)

''یہ (حجاب و پردہ) تمھارے اور انکے دلوں کی پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے۔''

پردہ اور شرم حیا اگر اٹھ جائے تو عورت کی عزت و عصمت کے چھن جانے سے صاف اور پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔

(۳) پاکیزہ نسلِ انسانی کی دستیابی

اس شدید جذبے کی غایت نسل انسانی کی بقا ہے اور حیاء کے سخت قانون کو ملحوظ رکھے بغیر صاف اور پاکیزہ نسل کی دستیابی ممکن نہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر کوئی یہی چاہے گا کہ اس کا اپنا وجود، اسکی ماں، بہن، بیٹی.... پاکیزہ ہوں جو کہ اللہ کے قانون پر کاربند ہوئے بغیر ممکن نہیں۔

بے حیائی کے مضر اثرات

بے پردگی اور بے حیائی کے درج ذیل مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں:

(۱)۔ روحانی تنزل: انسان کی روحانی نمو رک جاتی ہے اور روحانی وجود کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ ذہنی آلودگی: روح کے پراگندہ ہونے کی وجہ سے ذہن آلودہ ہوجاتا ہے اور انسان بے حیائی کی گندگی کی نحوست کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

(۳)۔ اضطراب: روحانی تنزل کی وجہ سے قلبی اطمینان جاتا رہتا ہے اور اسکی جگہ بے چینی، بے سکونی اور اضطراب لے لیتا ہے

(۴)۔ بدکاری تک نوبت: اس ضمن میں اللہ کے قانون کو ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے باہمی اختلاط اور بے تکلفی بالآخر انسان کو بدکاری کی ہلاکت تک لے جاتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ: مالی بے عدلی معاشی موت جبکہ بے حیائی روحانی موت کا موجب ہے۔

بچنے کے ذرائع

چونکہ یہ جذبہ سب سے شدید ہے، اسلئے اس سے بچت کیلئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے جیسے:

(۱)۔ اللہ کے قانون کو سختی سے ملحوظ رکھنا۔ انتہائی مجبوری کے علاوہ باہمی اختلاط سے ہر ممکن بچنا۔

(۲)۔ اخروی انجام کو پیش نظر رکھنا۔

(۳)۔ اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھنا۔

(۴)۔ نکاح میں تاخیر سے بچنا۔

بات آگ سے بچنے کی ہے! چونکہ نفسِ انسانی کو خواہشات میں سے سب سے زیادہ محبوب جنسی شہوات ہیں اور شیطان کو بے حیائی بہت محبوب ہے:

﴿ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾۔ ''اور (شیطان) تمھیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے'' (البقرہ :268)

اسلئے نسل انسانی عموماً شرم وحیاء پر آنے اور قانون الہٰی کو اپنانے پر کسی صورت آمادہ نہیں۔ اور موجودہ پرفتن دور میں تو عورت کو شوپیس بنا دیا گیا ہے۔ اشتہارات ہوں یا پبلک ڈیلنگ کا معاملہ، تجارت ، ملازمت اور کاروبار سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں بے پردگی و بدنظری کا سیلاب امڈ آیا ہے۔

یاد رکھیں! آگ سے دور رہ کر ہی آگ کی تپش سے بچاؤ ممکن ہے۔ کوئی آگ کے قریب رہے اور

کہے کہ اسے آگ کچھ نہیں کہہ سکتی تو یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

زلیخہ کا سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ قریباً ماں کا رشتہ بنتا تھا، اسکے باوجود بھی وہ عورت قریب آنے کی وجہ سے سیدنا یوسف علیہ السلام پر مائل ہوگئی اور حدود کو تجاوز کرنے تک جا پہنچی۔ پروردگار نے اپنے پیغمبر کو دلیل اتار کر معجزانہ طور پر بچایا، ارشاد ہوا:

﴿ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝ ﴾ (سورہ یوسف:12: آیت:24)

''اس عورت نے قصد کیا یوسف کا اور وہ بھی کر بیٹھتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔ یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کردیں اور بلاشبہ وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔''

تو ہم کس باغ کی مولی ہیں؟ زندگی کے ہر شعبہ: تجارت، کاروبار، ملازمت، اسکول، ہسپتال..... میں مرد و عورت کو یکجا کر کے اسکے قبیح اثرات سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اللہ کے قانون کو سختی سے ملحوظ رکھے بغیر بچاؤ ممکن نہیں۔

جس پر یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ یہ زندگی بہت عارضی ہے، یہ امتحان گاہ ہے، جہاں ہم ہمیشہ کی زندگی کے لئے زادِ راہ کمانے کیلئے آئے ہیں۔ وہ تو ضرور عارضی لذات اور حقیر فائدوں کی بجائے ہمیشہ کے عظیم فائدوں کو ترجیح دے گا اور ہمیشہ کی آگ سے بچنے کی فکر کرے گا۔

باب۲

قرآنِ حکیم سے قانون کی وضاحت

اس ضمن میں اہل علم کے مابین بنیادی اختلاف عورت کے چہرے کے پردے کا ہے۔ جمہور اہل علم چہرے کے پردے کے قائل ہیں لیکن چند سکالر جیسے: شیخ البانیؒ، ڈاکٹر ذاکر نائیک وغیرہ کے نزدیک عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں۔ مزید یہ کہ مولانا مودودیؒ کا موقف بھی جمہور سے کچھ مختلف ہے۔ ان کا بھی زیادہ زور چہرے کے پردے پر ہی ہے لیکن اگر حالات اجازت دیں یعنی جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتو وہاں چہرہ کھولا جاسکتا ہے۔

ہم انشاء اللہ اس قانون کو قرآن حکیم سے بلاتعصب من وعن سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اس خدائی قانون کے تحت اپنا موقف بنائیں گے۔

انتباہ! یاد رکھیں قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ جو بات جیسے بیان ہوئی ہے اسے اسی طرح من وعن مانا جائے۔ اخلاص اولین شرط ہے۔ اگر کسی کو اخلاص کی بنیاد پر یہی بات سمجھ آئی ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے تو وہ انشاء اللہ بری الذمہ ہوگا۔ لیکن جو دانستہ طور پر زور زبردستی کرے اور ڈنڈی مارے، آیات کا رخ پھیرے تو اسے اللہ کی شدید گرفت سے ڈرنا چاہئے۔ لہٰذا ہدایت تو ان کے لئے ہے جو سنجیدہ ہوں اور: سمعنا واطعنا یعنی بات کو سنیں اور من وعن تسلیم کرلیں۔ جس نے اپنی مرضی کرنی ہے، اس کا کوئی علاج نہیں۔

قانون کی غایت: یہ بات پھر سے ذہن نشین کرلیں کہ شہوت کا جذبہ انتہائی شدید ہے جو ہیجانی کیفیت رکھتا ہے۔ اس کے سامنے انسان بے بس ہے، اسلئے اس سے بچانے کیلئے سخت تدابیر پر مبنی

قانون دیا گیا ہے۔

<u>ڈوبنے کے محرکات؟:</u> تفصیل میں جانے سے قبل اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ڈوبنے یعنی بدکاری تک پہنچنے کے محرکات کیا ہیں؟

یہ حقیقت ہے کہ سب سے پہلا محرک چہرہ ہی ہے اسکے بعد دیگر محرکات ہیں۔ مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد کے چہرے میں ایک شدید قوتِ کشش موجود ہے۔ چہرہ ہی اصل خوبصورتی کا مظہر اور فتنے کا منبع ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ فلاں خوبصورت ہے تو اس سے مراد اسکا چہرہ ہی ہوتا ہے۔ دلائل سے قطع نظر: ہر کوئی انصاف سے دیکھے کہ عورت کی کونسی چیز سب سے زیادہ زینت، کشش کا باعث ہے؟ ظاہر ہے پہلے نمبر پر چہرہ ہی ہے۔ باقی چیزیں: بال، گردن، سینہ، پازیب وغیرہ سب اسکے بعد ہیں۔ لہٰذا قیاسِ صحیح بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ: سر، گردن، سینے کے ساتھ چہرہ بھی کور کیا جائے۔ چہرہ اگر خوبصورت ہو تو باقی اعضا کو زیادہ اہمیت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

کوئی کتنا بھی متقی ہو چہرے کی خوبصورتی دیکھتے ہی ذہنی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ شیطان جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ جب نظروں کا پردہ اٹھ جاتا ہے تو دل کے پردے کو محفوظ رکھنا ایک مشکل ترین کام بن جاتا ہے۔ دل کی پاکیزگی کیلئے آنکھ کا پردہ قلعہ کی دیوار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ دیوار سالم ہے تو دل سالم ہے۔

قرآن مجید میں مومن عورتوں کی عصمت کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ جسکا تقاضا ہے کہ وہ تمام وسائل اور ذرائع اختیار کئے جائیں جو اس مقصد کے حصول میں مددگار ہوں۔ اس ضمن میں سورہ نور میں گھر کے اندر پردے کے احکام (جن کی تفصیل آگے بیان ہوگی) اور سورہ احزاب میں گھر کے باہر پردے کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ تفصیل میں جانے قبل قرآن کی درج ذیل اصطلاحات سمجھ لیں:

خمار: اس کا ذکر سورہ نور کی آیت ۔۳۱ میں آیا ہے جس سے مراد: دوپٹہ ہے جس سے سینہ دھانپا جاتا ہے۔ یہ گھر کے اندر کا لباس ہے جو زینت چھپانے کا پہلا قدم ہے۔ گھریلو تقاضوں کے تحت گھر میں ہر وقت بڑی چادر، گاؤن وغیرہ نہیں پہنا جا سکتا اسلئے یہاں فطری تقاضوں کے تحت سہولت کیلئے خمار کا حکم دیا گیا ہے تا کہ گھر کے کام کاج کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

جلباب: یہ بڑی چادر یا گاؤن ہے جو سر سے لے کر پورے جسم کو کور کرتی ہے۔ یہ گھر سے باہر کا پردہ ہے جس کا ذکر سورہ (احزاب: آیت:۵۹ میں آیا ہے۔

پردہ کی ڈیفنس لائنز: یوں بے حیائی کی قباحتوں سے بچانے کیلئے پردہ کی مختلف دیفنس لائینز مقرر کی گئی ہیں جیسے:

(۱)۔ایک دوسرے کا سامنا ہونے پر مرد و عورت دونوں کا نظریں نیچی رکھنا، (۲)۔گھر کی چار دیواری، (۳)۔اندرونِ خانہ زندگی کیلئے چہرے، ہاتھ اور ٹخنوں سے نیچے پاؤں سمیت پورے جسم کو ڈھانپنا۔گھر میں عورت ستر سمیت خمار کے ساتھ رہے گی،لباس دبیز اور ڈھیلا ڈھالا ہوگا۔

(۴)۔باہر نکلتے وقت جلباب کا اہتمام۔

اب ہم مذکورہ قانون کی تفہیم کیلئے قرآن حکیم سے رہنمائی لیتے ہیں۔

گھر کے اندر پردے کے احکام

سورہ نور میں خواتین کیلئے گھر کی چار دیواری کے اندر پردے کے احکامات یوں دیئے گئے ہیں:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ

نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورہ نور:24:30-31)

"(اے نبی) اہل ایمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔یہی ان کیلئے پاکیزگی ہے۔یقیناً اللہ باخبر ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں۔اہل ایمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جواز خود ظاہر ہے۔اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے: اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہیں۔اور زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت (پازیب) معلوم ہو جائے۔اے مومنو تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔"

اس آیت کریمہ کا اطلاق گھر کی چار دیواری کے اندر ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں:

(۱)۔آیت کے مضمون سے بالکل واضح ہے یعنی گھر کے اندر موجود افراد کی لسٹ دی گئی ہے۔

(۲)۔کیونکہ سورہ احزاب میں خمار کی بجائے جلباب کا الگ سے حکم ہے،جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خمار کا حکم گھر کے اندر جبکہ جلباب کا حکم بیرونی زندگی کیلئے ہے۔آیات کے مضامین سے تو یہی بات واضح ہوتی ہے باقی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

(۳)۔اب اگر سورہ نور کے ان احکامات کو گھریلو زندگی تک مخصوص نہ کیا جائے جیسا کہ بعض لوگوں نے کچھ عدم صراحت پر مبنی اشارات کی بنا پر کیا ہے، تو اس صورت حال میں دو مختلف نوعیت کے احکامات سامنے آتے ہیں یعنی سورہ نور میں نسبتاً ہلکا حکم خمار کا اور سورہ احزاب میں نسبتاً سخت حکم جلباب کا۔اگر یہ دونوں ایک ہی موقع یعنی اندورن خانہ اور بیرون خانہ کیلئے ہیں تو پھر دو الگ الگ نوعیت کے احکامات دینے کی توجیہ نہیں بنتی۔مزید یہ کہ سورہ احزاب میں جلباب کی موجودگی میں خمار کے حکم کا جواز باقی نہیں رہتا۔یہ صورت حال اس حقیقت کی متقاضی ہے کہ یہ دونوں احکامات دو الگ الگ تقاضوں یعنی اندورن خانہ اور بیرون خانہ زندگی کیلئے ہیں۔(واللہ اعلم)

<u>گھر سے مراد:</u> گھر کی چار دیواری بھی ہے اور گھر سے باہر ایسا الگ (Covered) حصہ ہے جہاں گھر جیسا ماحول ہو اور وہاں محرم ہوں۔

اب ہم سورہ نور کی مذکورہ آیت کریمہ سے رہنمائی سمجھتے ہیں۔

<u>آیت سے رہنمائی:</u>

(۱)۔نگاہ کی حفاظت کا مرد و عورت دونوں سے تقاضا ہے لیکن خصوصیت سے پردے کا تقاضا خواتین سے کیا گیا ہے۔یعنی پردے کے حوالے سے ترجیح عورت کی ہے پھر مرد کی۔

(۲)۔ غض بصر: اس کا مطلب کمی کرنا، گھٹانا، نیچے کرنا ہے۔یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے۔یہ نہایت اہم ہدایت ہے۔ نگاہ ہی مرد و عورت کے مابین اولین قاصد ہے۔اگر اس پر ایمانداری سے پہرہ دیا جائے تو شیطان کے فتنے کا شکار ہونے سے بچت ہو جاتی ہے۔میاں بیوی کے سوا سب محرم رشتوں میں نظروں کی حفاظت گھر میں بھی کرنی ضروری ہے۔

(۳)۔﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾۔اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ کریں مگر جو اس

میں سے جواز خود ظاہر ہو یعنی قصداً ظاہر نہ کیا جائے گا مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔ پروردگار نے غیر معمولی دشواری سے بچا کر ان زینتوں کی اجازت مرحمت فرما دی ہے جنہیں گھر کے اندر چھپانے میں تردد کرنا پڑتا ہے۔ یہ حکم ستر کے ضمن میں گھر کے اندر موجود محرموں کیلئے ہے جیسے: قد کاٹھ، سمارٹ جسم، لباس اور ایسے زیورات جو بغیر زحمت کے نہ چھپائے جاسکیں جیسے: ہاتھوں پر مہندی، انگوٹھی وغیرہ۔

(۴)۔ ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِن ﴾۔ ''اور عورتوں کو چاہئے کہ وہ دوپٹوں کو اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈال لیں۔''

اوڑھنی مسلمان خواتین کے لباس کا ضروری جزو ہے۔ (**هو ماتغطى به المراة راسها**)۔ یعنی خمار وہ چادر ہے جس سے عورت اپنے سر کو ڈھانکتی ہے۔'' (اقرب الموراد)

سر، گردن اور سینے پر بُکل کا نام خمار ہے۔ بعض نے کہا چونکہ صرف سینے کا ذکر ہے اسلئے سر اس میں شامل نہیں لیکن دیگر دلائل (سورہ احزاب) کی روشنی میں سر ڈھانپنا بھی شامل ہے۔ قیاس صحیح اس بات کا متقاضی ہے کہ جب گریبان، گردن و سینہ ڈھانپنا فرض ہے تو بیرونِ خانہ زندگی میں چہرہ کی فرضیت بدرجہ اولیٰ ہونی چاہئے جو کہ اصل خوبصورتی کا اصل مظہر ہے۔

(۵)۔ وہ محارم یا افراد جن کا اکثر گھر میں آنا جانا رہتا ہے ان کی لسٹ دی گئی ہے:

''اپنے خاوند، باپ (دادا پردادا، نانا، پرنانا شامل)، خسر (شوہر کا باپ، دادا پردادا۔۔)، بیٹے (پوتا، پرپوتا، نواسہ، پرنواسہ، اور سوتیلے سب)، خاوند کے بیٹے، بھائی، اپنے بھتیجے (بھائیوں کے بیٹے)، اپنے بھانجے (بہنوں کے بیٹے)، اپنی ہی قسم کی عورتیں۔۔ نِسَآئِهِن ۔ (نہ کہ فاحشہ عورتیں)، لونڈی، غلام، خدام جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں، ایسے لڑکے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔''

یہ وہ افراد ہیں جن میں جنسی میلان بھی کم ہے اور ان سے خطرہ بھی نہیں۔ان کے سوا اپنی زینت (سنگار، چہرہ) کے مقامات کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔سب کیلئے' زینت' کا ایک ہی لفظ آرہا ہے۔لیکن عملی لحاظ سے تھوڑا تھوڑا فرق ہوگا۔

(۵)۔ پاؤں کو زمین پر نہ ماریں۔آیت کا تعلق بیرون خانہ زندگی سے ہے ورنہ دورون خانہ زندگی میں تو اسکا شوہر بھی ہے جس کے روبرو یہ سب کچھ جائز ہے۔۔(نور:31)

(٦)۔گھر کے اندر نقل وحرکت بھی معروف طریق پر ہی ہونی چاہئے۔زمین پر زور سے پاؤں مار کر مخفی زینت کے اظہار یعنی پازیب وغیرہ کی جھنکار سے منع کیا گیا ہے۔بعض الناس نے محض پازیب کی جھنکار کی وجہ سے اس آیت کریمہ کو بیرونِ خانہ زندگی پر محمول کیا ہے جو کہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ آیت کے مضامین واضح طور پر اندرونِ خانہ زندگی کے متعلق ہیں اسلئے جب تک بیرون خانہ کی صراحت بیان نہ ہوگی تب تک قیاس کی بنا پر بیرون خانہ پر اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہاں اندرون خانہ زندگی میں بھی معمول سے ہٹ کر عمل کرنے یعنی زمین پر زور سے پاؤں مار کر مخفی زینت کے اظہار یعنی پازیب وغیرہ کی جھنکار سے منع کرنے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے: اندرون خانہ محارم کو غیر معمولی کشش سے بچانا، بیرونی مہمانوں کیلئے گھروں میں موجود الگ حصہ یعنی بیٹھک وغیرہ میں موجود نامحرم افراد کو رغبت سے بچانے کیلئے، مزید یہ کہ جس طرح کے اُس دور میں گھر تھے اس بات کا قوی امکان تھا کہ اس قسم کے غیر معمولی عمل کی آواز گھر سے باہر بھی پہنچ جائے بلکہ یہ مشاہدہ تو فی زمانہ گھروں میں بھی ہوتا رہتا ہے۔

(۷)۔ اور آخر پر بڑے درد کے انداز میں اہل ایمان کو بچانے کیلئے پروردگار نے مطالبہ کیا ہے:

﴿وَتُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾..اے سب کے سب مومنو تم اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ۔''

یعنی اس ضمن میں جو سابقہ کمی بیشی ہوگئی اس سے معافی مانگ کر اب اللہ کے اس قانون پر جم جاؤ تا کہ تم مراد کو پاسکو۔

اندرون خانہ زندگی پر اس وضاحت کے بعد اب بیرون خانہ زندگی پر قرآن سے رہنمائی پیش خدمت ہے۔

بیرونِ خانہ پردے کے احکام

اب سورہ احزاب میں ازواجِ مطہرات کو امت کی باقی خواتین کیلئے رول ماڈل، نمونہ بنا کر پردے کے متعلق احکام دیئے جا رہے ہیں کیونکہ اس معاملے میں نبی کریم ﷺ نمونہ نہیں بن سکتے یہاں خواتین ہی نمونہ بن سکتی ہیں۔ اسلئے آپ ﷺ کے اہل خانہ خواتین کو بطور نمونہ بنا کر احکام نازل کئے گئے ہیں۔

<u>جلباب کا حکم:</u> شرم وحیاء کی پاسداری کیلئے حکم ہوا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا o﴾ (الاحزاب:33: آیت:59)

”اے نبی! اپنی ازواج سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی کچھ چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کرے گی۔ پھر وہ ستائی نہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

<u>جلباب:</u> جیسا کہ پہلے بھی واضح کیا گیا کہ جلباب بڑی چدر کو کہا جاتا ہے جسے سر کے اوپر سے لٹکانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی سر سے لے کر پورے جسم کو ڈھانپنے کا تقاضا کیا گیا ہے۔

جہاں چہرے کا استثنا دینا تھا یعنی سورہ نور میں، وہاں خمار لینے کا انداز ہی بالکل مختلف بتلایا گیا تھا کہ ”اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں“۔ جبکہ یہاں اوپر یعنی سر سے بڑی چادر لٹکانے کا حکم

دیا گیا ہے جس سے یہ حکمت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ چہرہ بھی کور کرنا ہے۔جس کی عملی شکل گھونگھٹ نکالنا ہی بنتی ہے۔اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے فی زمانہ برقے، نقاب وغیرہ کی مختلف شکلیں بنائی گئی ہیں جن میں پردہ کے اہتمام کے حوالے سے زیادہ آسانی وسہولت ہے۔

بیرونِ خانہ زندگی پر اطلاق؟ اس آیت کا بیرون خانہ زندگی کے متعلق ہونا بھی مضمون سے بالکل واضح ہے۔یہاں خمار سے ہٹ کر جلباب کا حکم دیا گیا ہے جسکی ضرورت گھر سے باہر ہی ہوسکتی ہے۔اندورن خانہ زندگی میں ہر وقت اس کو ملحوظ رکھنا انتہائی دشوار بلکہ ناقابلِ عمل کام ہے۔جبکہ بیرون خانہ زندگی جہاں خواتین کو وقتی طور پر کسی تقاضے کے تحت جانا پڑتا ہے وہاں اسکا اہتمام ممکن بھی ممکن ہے اور ناگزیر بھی۔

اس آیت پر ابن کثیرؒ نے مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی رائے یوں بیان فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے تحت اپنے گھر سے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر کی جانب سے بڑی چادروں کے ساتھ اپنے چہرے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ راستہ دیکھنے کیلئے ظاہر کردیں۔" (تفسیر ابن کثیر)

جلباب کی تشریح علمائے امت نے بھی یہی کی ہے کہ: یہ بڑی چادر ہے جو پورا جسم ڈھانپ لے اور وجود کے محاسن نمایاں نہ ہوں۔دیکھنے کیلئے گھونگھٹ نکالا جائے یا ایک آنکھ کھلی رکھی جائے۔

امام ابن سیرینؒ: "کپڑا جس سے صرف بائیں آنکھ کھلی رہے، باقی چہرہ سمیت سارا جسم ڈھانپ جائے"، (بحوالہ: تفسیر ابن کثیر)۔

امام بیضاویؒ: "مسلمان عورتیں جب اپنی حاجات کیلئے باہر نکلیں تو اپنی چادر سے اپنے چہروں اور اپنے جسموں کو ڈھانپ لیں۔" (تفسیر بیضاوی)

مزید یہ کہ فی زمانہ سہولت کیلئے گھر سے باہر بڑی چدر، برقعہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ دیکھنے کیلئے عینک (Sun Glasses) اور چہرے کیلئے نقاب یا ماسک وغیرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اب آیت کریمہ کے مختلف پہلوؤں پر رہنمائی پیش خدمت ہے:

(۱)۔ اَنْ یُّعْـرَفْن : تا کہ مسلم خواتین کی پہچان ہو سکے۔ یہاں شکل یا ذاتی حیثیت سے پہچان مراد نہیں بلکہ بحثیت مسلمان پہچان مراد ہے۔ یہاں چادر پہچان ہے مسلم عورت کی نہ کہ چہرہ۔ یعنی جلباب اہل ایمان اور کفار خواتین کے مابین امتیاز کا باعث بن جائے اور دور سے ہی یہ پہچان ہو جائے کہ کوئی شریف النفس خاتون ہے تا کہ کوئی تعرض کی جرئت نہ کر سکے۔ کیونکہ مدینہ میں غیر مسلم خواتین بھی تھیں جن کے ہاں پردہ کی پابندیاں نہیں تھیں۔

باقی جہاں تک شکل کی پہچان کا تعلق ہے تو اسکے لئے تو چادر کی بھی ضرورت نہیں۔ شکل کی پہچان تو چادر کے بغیر بھی ممکن ہے۔

(۲)۔ رب کا مزاج سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اسکی غایت کیا ہے؟ یعنی وہ ہر فتنے اور اندیشے سے بچا کر پاکیزہ زندگی دینا چاہتا ہے، جیسا کہ اس نے فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ (احزاب:33: آیت:53)

''جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمھارے اور ان دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

یعنی جس قدر ممکن ہو بچا جا سکے تا کہ قلوب پاکیزہ رہیں۔ کیونہ یہ بہت حساس معاملہ ہے اسلئے بچنے کیلئے اسی قدر حفاظت کا اہتمام کرنا ہوگا۔ قلب درست ہوگا تو پورا بدن درست ٹریک پر رہے گا۔ فی زمانہ ہم کپڑوں کی صفائی کیلئے اس قدر حساس ہیں کہ ایک شکن، ایک دھبہ نہیں پڑنے دیتے لیکن دل کی پاکیزگی کی ہمیں کوئی پروانہیں؟۔

اگر بیرونی نامحرم افراد کیلئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں تو پردے کے پیچھے سے مانگنے کا کیا جوازرہ جاتا ہے؟ جب ازواج مطہرات کے بارے میں یہ حکم ہے جنہیں اہل ایمان کی مائیں قرار دیا گیا

ہے۔جن کے بارے میں عام مسلمان بے حد احترام اور تعزیم کا جذبہ رکھتے ہیں تو پھر عام عورتیں بدرجہ اولیٰ اس حکم کی پاسداری کی حق دار ہیں۔

قرآن کے مزید احکامات

جیسا کہ پہلے بھی واضح کیا گیا کہ ازواجِ مطہرات کو امت کی باقی خواتین کیلئے رول ماڈل، نمونہ بنا کر احکام دیئے گئے ہیں کیونکہ اس حوالے سے آپ ﷺ نمونہ نہیں بن سکتے تھے۔اسلئے آپ ﷺ کے اہل خانہ خواتین کو نمونہ بنایا گیا ہے۔ان آیات کو ازواج مطہرات کیلئے مخصوص کرنا اور امت کی دیگر خواتین پر ان آیات کا اطلاق نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ہمارے لئے تو احتیاط زیادہ ضروری ہے۔

عورت کا اصل مسکن اسکا گھر: اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے ذریعے امت مسلمہ کی خواتین کو خبردار کر دیا:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی﴾

(الاحزاب:33:33)

''اور اپنے گھروں میں (ٹک کر بیٹھو یا) قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو''

تبرج: برج سے ہے جس کا مطلب ہے ابھرا ہوا، نمایاں، دور سے نظر آنے والا ،واضح (Prominent)،کھل کر سامنے آنا، حسن نمایاں کرنا، باہر ناز و انداز سے چلنا وغیرہ۔اسلام سے قبل عورتیں بے حجابانہ گھومتی پھرتی تھیں، جس سے امت مسلمہ کو منع کر دیا گیا ہے کہ عورت کا اصل مسکن اور دائرہ کار اسکا گھر ہے۔اگر کسی ضرورت کے تحت اسے گھر سے نکلنا پڑے (بخاری کتاب النکاح) تو بناؤ سنگھار کی بجائے پردے کے اہتمام کے ساتھ نکلنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں بے حیائی، عریانی، آوارگی اور فحاشی کے فروغ کو بچایا جاسکے۔

نرمی ولطافت سے گفتگو کی ممانعت:

﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاo﴾ (الاحزاب:32:33)

''اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو تا کہ جس کے دل میں مرض ہو وہ کوئی برا خیال نہ کرے، ہاں دستور اور قاعدے کے مطابق کلام کرو۔''

۔بات کرتے ہوئے انتہائی نرم لب ولہجہ، لوچ، لگاوٹ، لچک سے منع کیا گیا ہے۔نارمل انداز بلکہ ذرا سختی اور روکھا پن ہونا چاہئے تا کہ غیر محرم کیلئے کشش کا باعث نہ ہو۔ یہ روکھا پن صرف لہجے کی حد تک ہو، زبان سے معروف قاعدے اور اخلاق کے منافی کوئی لفظ نہیں نکلنا چاہئے۔

۔وہ عورتیں جو امت کی مائیں ہیں، جو پاکدامن ہیں، جن کے ساتھ نکاح حرام ہے، اسکے باوجود بھی احتیاط کا حکم ہے تو پھر عام عورتوں کا کھلے عام مردوں سے اختلاط اور بے تکلف گفتگو کس طرح جائز ہے...؟

بدکاری کی راہیں: اس غلاظت سے بچانے کیلئے، اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی جانب جانے والے تمام راستوں کو سختی سے بند کر دیا:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ﴾ (الانعام:151)

''اور بے حیائی کے (جتنے طریقے ہیں) ان کے قریب بھی نہ پھٹکو خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔''

بچنے کا واحد حل یہی ہے کہ فاصلے پر رہیں، قریب جائیں ہی نہ ورنہ آگ سے بچ نہ سکیں گے۔کاش ہم دنیا وآخرت کی بہتری کیلئے اپنی خواہشِ نفس کو لگام ڈال کر خالق کے قانون کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نسل انسانی کے فائدے کیلئے خبردار کر دیا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ (سورہ نور:19)

''بلاشبہ وہ لوگ جو بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں اہل ایمان میں، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

پیارے دوستو! آخر کیوں ہم بہت ہی حقیر، عارضی فائدوں، اپنا کاروبار چمکانے کیلئے عورت کو شوپیس بناتے ہوئے بے حیائی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں.....؟

اللہ رب العالمین موت سے پہلے پہلے ہمیں دنیا کے مکروفریب کو سمجھ کر حقیقی کامیابی کی راہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

✡✡✡✡✡

باب ۳

احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی

قرآن مجید سے قانون کی وضاحت یہ بات واضح ہوگئی کہ اندرونِ خانہ زندگی میں عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں لیکن گھر سے باہر عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔اب مذکورہ قانون کی مزید وضاحت کیلئے بطور رہنمائی پہلے حصے میں چہرے کے پردے کے ضروری ہونے پر اور اسکے بعد عدم وجوب پر روایات کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

(۱)۔ حادثہ افک میں سیدہ عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گئی، اس دوران مجھے نیند آ گئی اور میں سو گئی، ادھر حضرت صفوان بن معطل السلمیؓ لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے، جب صبح کے وقت میرے پاس پہنچے تو ایک سوئے ہوئے آدمی کا وجود دیکھ کر میری جانب بڑھے اور مجھے دیکھ کر پہچان گئے، کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے قبل مجھے دیکھ چکے تھے۔ان کے (انا للہ وانا الیہ راجعون) کہنے سے میں بیدار ہوگئی اور چہرے کو اپنی چادر سے چھپالیا۔(صحیح بخاری، کتاب الشھادات:2661)

(۲)۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہوتے۔جب قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنی چادر کو اپنے چہرے پر لٹکا لیتے اور جب قافلے گزر جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول لیتے۔(ابوداؤد:1833)

(۳)۔ فاطمہ بنت المنذر (تابعیہ، ہشام بن عروہ کی بیوی) فرماتی ہیں:

''ہم عورتیں حالت احرام میں مردوں سے اپنے چہرے چھپا لیتی تھیں اور ہمارے ساتھ

ابوبکر الصدیقؓ کی بیٹی اسماءؓ ہوتی تھیں۔'' (موطا امام مالک: 321/1، رقم: 734، سندہ صحیح)

(۴)۔ ''مومن عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنے کیلئے چادروں میں لپٹی ہوئی آتیں۔ پھر نماز کے بعد اپنے گھروں کو لوٹتیں تو اندھیرے کے سبب انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔'' (بخاری: رقم: 578)

(۵)۔ ''عورت پردے کی چیز ہے، چنانچہ جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسکو تکتا ہے اور کوئی بھی عورت اپنے رب کی رضا کے قریب تر اسی وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں ہوتی ہے۔'' (صحیح ابن خزیمہ: 1658، صحیح ابن حبان: 5598)

(۶)۔ ''عورت کی نماز گھر میں صحن کی نماز سے زیادہ افضل ہے اور کمرے میں نماز کھلے مکان سے زیادہ بہتر ہے۔'' (ابوداؤد: 570)

(۷)۔ ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے پردہ کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شخص تو نابینا ہے، ہمیں دیکھتا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟'' (جامع ترمذی: ابواب الاستیذان)

(۸)۔ جب کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اگر اسکے لئے عورت کو دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لے۔ (مسند احمد: 334/3)

یعنی اس مخصوص ضرورت کے تحت چہرہ دیکھا جا سکتا ہے نہ کہ اسکی عام اجازت ہے۔ اگر عام اجازت ہوتی تو پھر اس موقع پر دیکھنے کا جواز نہ دیا جاتا۔

عدم وجوب پر روایات

اب چہرے کے پردے کے ضروری نہ ہونے پر روایات کا جائزہ پیش خدمت ہے:

(۱)۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ باریک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، نیز چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اسکے چہرے اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر آئے۔" (ابوداؤد، اللباس، 4104)

پہلی بات یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ خود امام ابوداؤدؒ نے بھی اسے منقطع کہا ہے۔ مزید یہ کہ صرف اس ایک روایت کی بنا پر حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقت تک رسائی کیلئے تطبیق کرنی ہوگا یعنی قرآن مجید اور دیگر روایات اور آثارِ صحابہؓ کو دیکھنا ہوگا۔

(۲)۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

(حجۃ الوداع میں انکے بھائی) فضل بن عباسؓ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے کہ اسی دوران میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی۔ فضل بن عباس اسکی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباسؓ کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔"

(بخاری، الحج، رقم: 1513)

وہ عورت حالت احرام میں تھی جہاں چہرہ کھلا رکھنے کا ہی حکم ہے۔ مزید یہ کہ جب غیر محرموں میں سے کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو چہرہ کھلا رکھا جاسکتا ہے لیکن جہاں اندیشہ بڑھ جائے تو چہرے کا پردہ ہی اصل حل ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس ایک واقعے سے دیگر روایات اور قرآن کی آیات جن سے چہرے کے پردے کا ثبوت ملتا ہے، وہ ساقط تو نہیں ہوسکتیں۔ اسلئے حتمی فیصلے کیلئے تطبیق کرنا ضروری ہے۔

(۳)۔ (مسند احمد:318/3، سنن نسائی:1576) کی روایت کے مطابق حضرت جابرؓ نے
دیکھا کہ ایک عورت کے رخسار سیاہی مائل تھے جو کہ چہرہ کھلا ہونے کی دلیل ہے۔

چونکہ زیادہ قوی دلائل قرآن حکیم اور دیگر روایات سے چہرے کے پردے پر موجود ہیں، لہٰذا فوقیت انہیں کو دی جائے گی۔

باب ۴

واجب نہ سمجھنے والوں کے دلائل کا جائزہ

عورت کے چہرے کے پردے کو واجب نہ سمجھنے والوں کے دلائل کا جائزہ پیش خدمت ہے:

(ا)۔ ''اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں (**الا ما ظھر منھا**) مگر جو اس میں سے (از خود) ظاہر ہو۔'' (سورہ نور:۳۱)

یہاں بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ چہرہ چونکہ از خود ظاہر ہو جاتا ہے اسلئے چہرہ کھولنے کا جواز دیا گیا ہے۔ (**الا ما ظھر منھا**) سے مراد: چہرہ، سرخی پاؤڈر، سرمہ، مہندی، کاجل، چھلے، چوڑیاں لی ہیں۔امام فخر الدین رازیؒ نے لکھا یعنی جسے انسان عادتاً اور طبعاً ظاہر کرتا ہے۔تفسیر روح المعانی میں (**الا ما ظھر منھا**) کے تحت لکھا:

یعنی سوائے اسکے جو عادتاً اور طبعاً کھلا رہتا ہے اور کھلا رہنا ہی اسکی اصل ہے جیسے: انگوٹھی، چھلا، سرمہ اور مہندی، جسے نامحرموں کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی مواخذہ نہیں۔البتہ چھپائی جانے والی زینتوں کے ظاہر کرنے پر مواخذہ ہے، مثلاً کڑے، جھانجر، بازو، گلوبند، ہار، مرصع پٹکا یا مالا اور بالیاں وغیرہ۔

مزید لکھا ہے:

''اور زمخشری نے امام ابو حنیفہؒ کے مشہور مذہب کے موافق اپنا موقف یہ لکھا ہے کہ کھلی زینتوں کے مقامات میں عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مطلقاً ستر سے خارج ہیں۔لہٰذا ان اعضاء کی طرف نظر کرنا حرام نہیں ہے۔''

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول بھی بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ (الا ما ظھر منھا) سے مراد عورت کا چہرہ، اسکے ہاتھ اور اسکی انگوٹھی ہے۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے قول کے بالمقابل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول بھی ہے کہ (الا مــا ظھــر منھــا) سے مراد: چادر اور دوسرے ایسے کپڑے ہیں جو بہر حال ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے ڈھانپنے کی کوئی صورت نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، نور، آیت: 31)

تاہم جیسا کہ پیچھے واضح کر دیا گیا کہ سورہ نور کے یہ احکامات اندورنِ خانہ رشتے دار محارم کیلئے ہیں نہ کہ بیرون خانہ غیر محرم افراد کیلئے۔ لہٰذا یہاں چہرہ مراد لیا بھی جائے تو یہاں چہرے کا کھلا رہنا اندرون خانہ کیلئے ہے نہ کہ بیرون خانہ کیلئے۔

(۲)۔ پروردگار نے نبی کریم ﷺ کو مزید عورتوں سے نکاح نہ کرنے کی بابت فرمایا کہ مزید نکاح نہ کریں اگرچہ: ﴿وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکَ حُسۡنُھُنَّ﴾ (احزاب:52)

''خواہ ان کا حسن آپکو کتنا ہی اچھا کیوں نہ لگے۔''

جواب: یہاں یہ استدلال کیا گیا ہے کہ چہرہ کھلا ہوگا تو حسن ظاہر ہوگا۔ یہ استدلال بھی صراحت پر مبنی نہیں اور نہ ہی اسلاف نے یہاں سے یہ استدلال کیا ہے۔ یہاں عورت کے حسن کا عموم بیان کیا گیا ہے کہ خواہ عورت کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ ہو اب مزید نکاح کی اجازت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ خواتین کے حسن سے واقفیت کا تعلق صرف انہیں دیکھنے کی بجائے دیگر لوگوں (انکے رشتے دار وغیرہ) سے ان کے بارے میں معلومات سے بھی تو ممکن ہوسکتا ہے۔ باقی یہ کہ اس میں مذکورہ استدلال کی صراحت موجود نہیں جبکہ دیگر صراحت پر مبنی آیات و روایات سے چشم پوشی کرتے ہوئے عدم صراحت پر مبنی اس آیت کو دلیل بنا کر حتمی فیصلہ کرنا درست نہیں۔

(۳)۔ گھروں سے نکلتے وقت چادر کا ایک حصہ اپنے سروں پر بھی لے لیا کریں تا کہ انکی پہچان

ہو جائے (الاحزاب:33: آیت:59)

اس فقرہ میں عورت کی شناخت کا واضح قرینہ موجود ہے۔ چہرے کو چھپا کر پہچان اور معرفت کیسے ممکن ہے؟

جواب: اس ضمن میں ضروری وضاحت پیچھے مذکورہ آیت کے تحت پیش کر دی گئی ہے۔

(۴)۔ مردوں کو غض بصر (نظریں نیچی رکھنے) کا حکم تبھی دیا جا سکتا ہے جب چہرے کھلے ہوں ورنہ یہ حکم بے معنی ہوگا۔ پس بنظرِ شہوت دیکھنا منع ہے نہ کہ عام نظر سے یعنی سر تا پا گھور کر یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا منع ہے۔

جواب: سورہ نور میں غض بصر کا حکم اندرون خانہ کیلئے ہے جہاں چہرے کا پردہ ضروری ہی نہیں۔ مسئلہ تو بیرون خانہ زندگی کا ہے جس کے لئے جلباب کا حکم ہے، جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

(۵)۔ مرد و عورت دونوں کو غض بصر کا حکم ہے اسلئے اگر پردے کا حکم عورت کیلئے ہے تو پھر مرد کیلئے بھی یہ حکم لگانا پڑے گا۔ یعنی فقط عورت کے چہرے کا پردہ کسی صورت بھی مستنبط نہیں ہو سکتا مردوں کا بھی بنتا ہے جو کہ محال ہے۔۔(نور: 31)

جواب: عورت کا مرد کو دیکھنا کچھ اور جبکہ مرد کا عورت کو دیکھنا کچھ اور بات ہے۔ مرد کی فطرت میں اقدام ہے، آگے بڑھنا ہے جبکہ عورت کی جبلت میں زیادہ حیاء رکھی گئی ہے۔ اسے اقدام کرنے ، آگے بڑھنے کی بجائے گریز کرنے اور پیچھے ہٹنے کی جبلت پر پیدا کیا گیا ہے۔ اسلئے زیادہ احتیاط عورت کو کرائی گئی ہے۔ پردے کے معاملے میں مرد کو عورت کی طرح ٹریٹ نہیں کیا گیا کیونکہ مرد کی اصل ذمہ داری گھر سے باہر ہے جبکہ عورت کی گھر کے اندر۔ لہٰذا مذکورہ جواز بالکل باطل ہے۔

(۶)۔ اگر اسلام میں چہرے کا پردہ ہوتا تو یہ فقرہ یوں ہوتا: (ولیضربن بخمرھن علی

وجــــوھھـــن)۔یعنی گریبانوں پر کپڑا ڈالنے کی بجائے چہروں پر ڈالنے کے الفاظ آتے۔پس ثابت ہوا کہ اسلام عورتوں کے سینوں کو چھپا ہوا دیکھنا چاہتا ہے نہ کہ ان کے چہروں کو۔(نور:31)

جواب: اس غلط فہمی کی بنیادی وجہ اس آیت کریمہ کا اطلاق بیرون خانہ زندگی پر کرنا ہے جبکہ بیرون خانہ زندگی کے احکامات سورہ احزاب میں بالکل الگ انداز سے دیئے گئے ہیں۔لیکن آخری فقرہ بڑا قابل غور ہے کہ ''اسلام عورتوں کے سینوں کو چھپا ہوا دیکھنا چاہتا ہے نہ کہ ان کے چہروں کو۔''اس فقرہ سے معترض کی ذہنی سوچ کی بخوبی عکاسی ہو جاتی ہے۔

(۷)۔اصل پردہ تو دل کا ہے۔اگر دل کا پردہ قائم ہے تو پھر ظاہری بے پردگی مضر نہیں۔

جواب: جی بالکل دل کے پردے کی بھی ضرورت ہے لیکن صرف دل کا پردہ نہیں بلکہ جسمانی پردے کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔قرآن نے ان عورتوں (ازواجِ مطہرات) کو مخاطب کر کے جسمانی پردے کا تقاضا کیا ہے جو سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں لیکن قانون قانون ہے جسے ملحوظ رکھنا ناگزیر ہے۔

(۸)۔اسلام ایک فطری دین ہے جو عورت کو چہرے کے پردے جیسی سخت مصیبت میں ڈالنے کا حکم نہیں دے سکتا۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ چہرے کا پردہ ہر وقت نہیں بلکہ یہ اسی وقت ہے جب فتنے کا خدشہ ہو جیسے بیرون خانہ زندگی میں۔عورت نے زیادہ وقت گھر میں رہنا ہے جہاں چہرے کے پردے کا تقاضا نہیں کیا گیا۔دوسری بات یہ ہے کہ پردہ مصیبت نہیں،عورت نے ایمان والے فرزند پیدا کرنے ہیں جن کے تزکیے اور تربیت کیلئے زائد(Extra)احتیاط کا تقاضا کیا گیا ہے۔

(۹)۔سابقہ شریعتیں اور قومیں: پیغمبر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی موجودگی میں انکی اہلیہ کا اجنبی

مہمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر بات کرنا، حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں مویشیوں کو پانی پلانے کیلئے گھر سے دور گئیں جن کی معاونت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی۔ پھر ایک لڑکی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوان لڑکی بھی اکیلی گھر سے باہر آسکتی ہے۔

جواب: ان واقعات میں پردہ نہ کرنے کا تو کوئی جواز موجود نہیں۔ باقی ضرورت کے تحت آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر محرم سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی گھر سے نکلنے کی ممانعت ہے، ہاں درست انداز سے باپردہ نکلنے کا قرآن نے تقاضا کیا ہے جس کی وضاحت اس کتاب میں پیش کی گئی ہے۔

(۱۰)۔ ازواج مطہرات آپ ﷺ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتی رہیں، بعض صحابہؓ کی ازواج اپنے ضروری کاروبار کرتی رہیں۔ عورتیں مسجد میں نماز کیلئے حاضر ہوتی رہیں۔ کھیت و کھلیان میں مردوں کی معاونت کرتی رہیں، وعظ و نصیحت کے اجتماعات میں شریک ہوتی رہیں ..... تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام خواتین کو گھر میں مقید کر دے اور چہرے کے پردہ کی پابندی عائد کر دے؟

جواب: عرض یہ ہے کہ عورت کا اصل مسکن اور بنیادی مقصود گھریلو ذمہ داریاں نبھانا ہے جبکہ مرد کا بنیادی دائرہ بیرونی زندگی ہے۔ ضرورت کے تحت عورت کی گھر سے نکلنے پر کوئی پابندی نہیں۔ مگر شرافت سے پردے کے ساتھ نکلنے کا تقاضا کیا گیا ہے، جس کی تفصیل پیچھے بیان کر دی گئی ہے۔ تمام ائمہ کرامؒ کے نزدیک بھی جہاں فتنہ ہو وہاں چہرے کو ڈھانپنا ضروری ہے۔

فرقہ وارانہ تعصّبات سے بالاتر ہو کر، حسنِ نیت اور اخلاص کی بنیاد پر قرآن و سنت کی رہنمائی کی روشنی میں عورت کے تحفظ، اسکی عصمت اور پاکیزہ نسل انسانی کی بقا کیلئے جو حق بات سمجھ آئی بیان کر دی گئی

ہے۔تاہم دلائل کی روشنی میں ہر کسی کو اختلافِ رائے کا حق حاصل ہے۔حسن نیت کی بنیاد پر اگر کسی کو دلائل سے یہی بات سمجھ آتی ہے کہ بیرونِ خانہ زندگی میں عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں تو اسے یہ رائے رکھنے کا حق ہے، لیکن قرآن سے ہمیں ایسی بات کا ثبوت نہیں مل سکا۔(واللہ اعلم)

<u>پردے کی نعمت سے محرومی:</u> الا ماشاء اللہ صورت حال اب بے پردگی سے آگ نکل کر بے حیائی کی حدوں کو پار کرتی جا رہی ہے۔دنیا میں نئے آنے والے بچے زندگی کے کسی بڑے اخلاق مقصد اور نصب العین سے محروم حشرات الارض کی طرح جنم لے رہے ہیں اور رب کی زمین فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنتی جا رہی ہے۔اللہ ہمیں ہدایت عطا فرما کر ظالم ابلیس سے بچائے۔(آمین)

باب ۵

فرامینِ رسول ﷺ سے عبرت

ہر وہ شخص جسے ہمیشہ کی زندگی کی فکر ہے، وہ پیارے رسول ﷺ کی تنبیجات پر غور وفکر کرتے ہوئے، آگ سے بچنے کی فکر کرے:

ایمان اور حیا لازم وملزوم: جہاں ایمان ہوگا وہاں حیا ضرور ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فان الحیاء من الایمان))

''حیاء ایمان میں سے ہے۔'' (متفق علیہ، مشکوٰۃ کتاب الادب، 5070)

جس میں حیاء نہیں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اذالم تستح فاصنع ما شئت)) (بخاری: باب حیا وشرم)

''جب حیا نہ رہی تو پھر جو چاہو کرو۔''

یعنی: اسلام کا پٹہ اتر گیا، اللہ کے کاغذوں سے نکل گیا، شاید حساب کتاب ہی نہ ہو۔

واضح رہنمائی: آپ ﷺ نے واضح کر دیا:

''غلط دیکھنا آنکھ کا زنا ہے، غلط بولنا زبان کا زنا ہے اور نفس، تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ ان تمام امور کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' (بخاری: 6343)

خلوت میں عورت کے پاس جانا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''غیر محرم عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو، ایک انصاری نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! دیور یا جیٹھ وغیرہ کے بارے میں بتلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور یا جیٹھ تو موت ہے۔'' (بخاری: 5232)

نوٹ: آپ ﷺ نے ممانعت کیلئے 'حمو' کا لفظ استعمال فرمایا، جس سے مراد خاوند کے قریبی رشتہ دار: بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچازاد، ماموں زاد بھائی....... وغیرہ ہیں۔

معلوم ہوا، اہل خانہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، کیونکہ اجنبیوں کی نسبت گھر کے افراد کے ساتھ زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔

مزید فرمایا: ((لا یخلون رجل با امراۃ الا مع ذی محرم)) (بخاری:5233)

''کوئی مرد ہرگز کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔''

یعنی مرد اور عورت اکیلے کہیں بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ایک اور حدیث (ترمذی: ۹۳۷) میں آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی غیر محرم مرد اور عورت اکٹھے ہوں گے ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ قربان جائیں پیارے رسول ﷺ پر جنہوں نے اتنی پاکیزہ زندگی کی راہ دکھلائی، لیکن افسوس کہ اب اسکا پاس نہ رہا۔

<u>کس قدر احتیاط!</u>

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے پردہ کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شخص تو نابینا ہے، ہمیں دیکھتا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟'' (جامع ترمذی: ابواب الاستیذان، ابوداؤد، احمد)

<u>مرد کو متوجہ کرنے والے محرکات:</u> سے رسول اللہ ﷺ نے بڑی سختی سے منع فرمایا:

''ہر آنکھ زنا کار ہے اور بلاشبہ جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی (یعنی زانیہ) ہے۔'' (جامع ترمذی: ابواب الاستیذان)

عورت کیلئے ایسی خوشبو جو تیز ہو، مہکتی ہو، جو دوسروں کو متوجہ کرنے کا باعث ہو اس پر مذکورہ سخت وعید

ہے۔

<u>باریک اور تنگ لباس:</u> باریک اور تنگ لباس شرم وحیاء کے منافی ہے، جسے پہننے پر آنحضرت ﷺ نے سخت ترین وعید فرمائی:

''وہ عورتیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (انکے بدن ننگے) ہیں، وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں، مٹک مٹک کر چلنے والی، ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے (یعنی بالوں یا جوڑوں کے سٹائل سے)، وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے (بھی) محسوس کی جاسکے گی۔'' (مشکوٰۃ: 3524، مسلم)

<u>شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا:</u> احادیث اور فقہا کرام کی تحقیق کی روشنی میں عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو گھر سے نہیں نکلنا چاہیے۔

۞۞۞۞۞

باب ٦

قانون کا خلاصہ

وہ خوش نصیب جو محض چند روزہ حقیر مزوں کی بجائے لافانی اخروی فوائد کے خواہاں ہوں، قرآن و سنت کی روشنی میں پردے کے حوالے سے قانون کے اہم نکات کو ملحوظ رکھنے کا عزم کریں:

(۱)۔محرم و نامحرم: جس شخص کے ساتھ جس عورت کا نکاح کبھی بھی نہ ہوسکتا ہو، وہ محرم اور جس سے کبھی بھی نکاح ہوسکتا ہو وہ نامحرم ہے، اور نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

(۲)۔''ستر'' بدن کے اس حصے کو چھپانے کا نام ہے جس کے چھپائے بغیر نماز نہیں ہوتی۔اس ضمن میں مرد کا ضروری ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے یعنی گھٹنے ستر میں شامل ہیں، جبکہ عورت کا پورا جسم سوائے تین اعضا: چہرہ، دونوں ہتھیلوں اور دونوں قدموں کے ستر میں شامل ہے۔نماز کیلئے تو عورت کا یہی ستر ہے لیکن بیرون خانہ زندگی میں جسم کے دیگر اعضا کے ساتھ ساتھ نامحرموں سے سر سمیت چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے، جس کیلئے جلباب کا حکم دیا گیا ہے۔جبکہ اندرون خانہ زندگی میں گھریلو محارم کی موجودگی میں بھی دیگر اعضا کے ساتھ ساتھ چھاتی کو بالخصوص خمار سے ڈھانپنے کا حکم ہے اور چہرے کا پردہ ضروری نہیں۔

(۳)۔بالغ ہونے پر پردے کے احکامات لاگو ہوجاتے ہیں۔قمری حساب سے لڑکا، لڑکی عموماً پندرہ سال کی عمر میں بلوغت کو پہنچ جاتے ہیں۔

(۴)۔پاکیزہ قلوب اور معاشرہ کی افزائش کیلئے اسلام نے مرد وعورت کے آزادانہ اختلاط پر پابندی لگائی ہے۔

(۵)۔عورت کی بنیادی ذمہ داری گھر داری ہے۔عورت کا اصل مقام اسکا گھر ہے، بقدرِ ضرورت حتیٰ کہ جائز سیر و تفریح کیلئے بھی گھر سے نکلنا جائز ہے لیکن واپسی تک پردہ کے اہتمام کے ساتھ رہنا ہوگا۔

(۶)۔حصولِ تعلیم اور جاب (اگر مجبوراً کرنی پڑ جائے) تو وہ فی میل سیکشن میں ہونی چاہئے یا جہاں موزوں حالات ہوں ہر ممکن اختلاط سے بچاؤ کے۔

(۷)۔ضرورت کے تحت وقتی اختلاط میں مرد اور عورت دونوں کو نظریں نیچی رکھ کر بات کرنے کا حکم ہے۔غیر محرم پر ایک نظر معاف ہے، پہلی نظر کے بعد فوراً نظر پھیر لی جائے۔

(۸)۔عموماً لوگ علماء، پیروں اور اساتذہ وغیرہ سے پردے کا اہتمام نہیں کرتے جو کہ خالق کے قانون کے خلاف ہے اور اس خلاف ورزی کے نتائج بھی بھگتنے پڑ رہے ہیں۔

(۹)۔عورت ضرورت کے تحت پردہ کے پیچھے سے یا ٹیلیفون وغیرہ پر نامحرم سے بات کر سکتی ہے لیکن لچک و نرمی کی بجائے ذرا خشک لہجے میں۔

(۱۰)۔بیرونِ خانہ زندگی میں ہر ممکن چہرے کے پردے کو ملحوظ رکھا جائے لیکن اگر حالات اجازت دیں یعنی جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں چہرہ کھولا جا سکتا ہے۔

(۱۱)۔عورت گھر میں ہو تو، خاوند کی عدم موجودگی میں، کسی نامحرم کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔کسی بھی تنہائی کی جگہ پر اکیلی عورت اور غیر محرم مرد اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۱۲)۔تزکیہ نفس کیلئے بے حیاء عورتوں سے بھی باحیا عورتوں کو زیادہ اختلاط سے اجتناب کرنے کی ضرورت ہے تا کہ بے حیائی کا رنگ چڑھنے سے بچ سکیں۔

(۱۳)۔عمر رسیدہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی عمر سے گزر چکی ہوں، چادر یا برقعہ سے مستثنیٰ ہیں۔

مشترکہ فیملی سسٹم: میں رہتے ہوئے: حیا کا تقاضا ہے کہ: باہمی اختلاط، بلاضرورت اور بے تکلف گفتگو سے بچیں۔باہم آمنے سامنے ہونے پر نظریں نیچی رکھیں یا رخ پھیر لیں۔مرد اچانک

سامنے آنے کے بجائے، ذرا کھنکار (کھانس) کر داخل ہوں۔

علاج معالجہ: کیلئے پہلے محرم تلاش کیا جائے، یا لیڈی ڈاکٹر سے علاج کروایا جائے، اگر لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو مرد ڈاکٹر سے اس اصول: 'الضرورۃ تقدر بقدر الضرورۃ' یعنی مجبوراً جتنے بدن کا دکھانا ضروری ہے صرف اسی کو دکھایا جائے۔

بے پردہ برقعہ: پر کشش، شوخ کڑھائی سے مزین، تنگ برقعہ جو جسم کے ساتھ چپکا ہو، ہرگز پردہ نہیں بلکہ مزید متوجہ کا باعث ہے۔ اسکے برعکس برقعہ: ڈھیلہ ڈھالہ، سادہ اور باوقار، نسبتاً دبیز جو پورے جسم کو ڈھانپ لے، ہونا چاہئے۔ اسی طرح غیر محرم کے سامنے عورت کا: تنگ، باریک لباس، آدھی آستینیں پہننا بھی سخت ممنوع ہے۔

پیارے بھائیو! ظالم دشمن شیطان کو پہچانیں۔ ایک نہ ایک دن ہر کسی نے فوت ہو کر ہمیشہ کیلئے یہاں سے کوچ کر جانا ہے اور رب کے روبرو پیش ہو کر زندگی کا حساب دینا ہے۔ اسلئے خالق کے قانون کے اندر رہ کر زندگی بسر کریں ورنہ نہ دنیا میں ترقی نصیب ہوگی اور نہ ہی آخرت میں سرخروئی۔!

کسی کے بھی فائدہ میں نہیں!

اگر سوچا جائے تو بے حیائی کسی کے بھی فائدے میں نہیں۔ ہر کوئی یہ تو ضرور چاہتا ہے کہ اسکی: ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کی عزت محفوظ رہے۔ جس کی طرف بھی غلط نظر ڈالی جا رہی ہے، وہ بھی کسی نہ کسی کی ماں، بیوی، بیٹی یا بہن ہو سکتی ہے۔ اگر ہمیں اپنی ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کیلئے ایسی صورت حال سے ناگواری ہے، تو پھر ہم دوسروں کے متعلق ایسا کیوں سوچیں......؟ اگر یہ بات آپکی سمجھ میں آگئی ہے تو یقیناً پردہ کے سخت احکامات کی وجہ بھی ضرور آپکی سمجھ میں آچکی ہوگی۔

یاد رکھیں! ساری کائنات اللہ کی ہی مِلک ہے، تمام وسائل اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اگر ہم اللہ کو مانتے ہیں تو ہماری ترقی اسکی فرمانبرداری کے ساتھ مشروط ہے۔ اسے ناراض کر کے ہم کبھی بھی حقیقی معنوں

میں خوشحال نہیں ہو سکتے، کوئی فائدہ مل بھی گیا تو بہت عارضی ہوگا۔ دنیا و آخرت کی ذلت سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کو اسلام کی چھتری کے تابع کرلیں۔ خواتین کی تعلیم و تربیت اور ملکی تعمیری سرگرمیوں کیلئے حتی الامکان اختلاط سے پاک الگ ادارے قائم کیے جائیں۔ اسلام میں عورت کے حقوق سلب نہیں کیے گئے بلکہ اسکے اپنے فائدے اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے بے پردگی اور مردوں کے اختلاط سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نسل انسانی کے اپنے فائدے کیلئے خبردار کردیا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ (سورہ نور آیت:19)

”بلاشبہ وہ لوگ جو بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں اہل ایمان میں، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

پیارے دوستو! آخر کیوں ہم بہت ہی حقیر، عارضی فائدوں، اپنا کاروبار چمکانے کیلئے عورت کو شوپیس بناتے ہوئے بے حیائی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں.....؟

جیسا کہ پہلے بھی واضح کردیا گیا کہ: فرقہ وارانہ تعصّبات سے بالاتر ہوکر، حسن نیت اور اخلاص کی بنیاد پر قرآن وسنت کی رہنمائی کی روشنی میں عورت کے تحفظ، اسکی عصمت اور پاکیزہ نسل انسانی کی بقا کیلئے جو حق بات سمجھ آئی بیان کردی گئی ہے۔ تاہم دلائل کی روشنی میں ہر کسی کو اختلافِ رائے کا حق حاصل ہے۔ حسن نیت کی بنیاد پر اگر کسی کو دلائل سے یہی بات سمجھ آتی ہے کہ بیرونِ خانہ زندگی میں عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں تو اسے یہ رائے رکھنے کا حق ہے، لیکن قرآن وسنت سے ہمیں ایسی بات کا واضح ثبوت نہیں مل سکا۔ (واللہ اعلم)

اللہ ﷻ کی حمد وثنا اور اسکا کروڑہا شکر ہے جس کے فضل واحسان کی بدولت یہ اہم ترین تحریر تکمیل کو پہنچی۔

کروڑوں رحمتیں ہوں اللہ ﷻ کے پیارے حبیب **سیدنا مُحمد رسولُ الله** ﷺ پر جنہوں

نے اللہ کی خالص تعلیمات ہم تک پہنچا کر ابلیس کی ہر چال سے آگاہی فرما کر اپنی اُمت کو اس مکار دشمن سے بچانے کی راہ بتلائی۔

اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں ان اولیاء کرام، بزرگان دین پر جنہوں نے حق پر قائم رہ کر دنیا کو آخرت کے تابع کر کے شہوات نفس کو لگام ڈال دی۔

اس تحریر میں اگر کوئی کمی بیشی ہوئی ہو تو، اُسے اللہ اپنے کمال فضل سے معاف فرمائے اور جن بھائیوں نے تعاون فرمایا اُن کے علم وعمل اور درجات میں اضافہ فرمائے۔اس کاوش کا بہترین اجر میرے پیارے والدین بالخصوص پیاری والدہ محترمہ مرحومہ کو عطا فرمائے اور انکی بخشش اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے۔(آمین)

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَھۡتَدِیَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدۡ جَآءَ تۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَقِّ﴾

اللہ جل جلالہ کی حمد ہے جس نے ہمیں اِس کی ہدایت دی اگر اللہ جل جلالہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے بیشک ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے ہیں۔"

((وما تو فیقی الاّ باللّٰہ))

✡✡✡✡✡

جلدی کریں!

ہماری زندگی اور موت کے مابین ایک غیر یقینی دیوار حائل ہے۔ ہر آن اندیشہ ہے کہ یہ دیوار ٹوٹ جائے اور آخرت کے حقائق ایک بے پناہ سیلاب کی طرح ہمارے اوپر پھٹ پڑیں۔ اُس وقت کوئی زور، کوئی ہوشیاری کام نہ آئے گی۔ انسان بالکل بے سہارہ ہو کر اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہوگا ۔قرآنی احکامات سے دور، خود ساختہ سوچ، فرقہ واریت اور مسلک پرستی کی بنا پر غلط عقائد و افعال پر گامزن، خواہشات کے رسیا، دنیا کی دلفریبیوں میں گم، آخرت سے غافل لوگ دائمی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ صرف بچے گا وہ جس نے تعلیمات وحی کو من و عن سمجھا اور من و عن تسلیم کر لیا۔ اپنی سوچ، اپنے فرقے، گروہ، اپنے لیڈرز، اکابرین، امام، پیر اور بزرگ حضرات کو حقیقی معنوں میں اللہ اور اسکے پیارے رسول ﷺ کی تعلیمات کے تابع کر لیا۔ جس نے صبر کے ساتھ اپنی خواہشات کو قابو کرتے ہوئے، خالق کے سامنے پیش ہونے سے قبل دنیا کی زندگی میں اپنا حساب کر لیا ہوگا۔

اسلئے مکار ابلیس کے فریب سے بچیں اور جلد از جلد حقیقت تسلیم کر کے اپنی دنیا و آخرت کو بچا لیں۔ جلدی کریں مہلت کا کچھ بھروسہ نہیں:

"اور (اَے لوگو !) پیروی کرو اُس بہترین شے (قرآنِ حکیم) کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اُتاری گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔ (ایسا نہ ہو کہ) پھر تم کہنے لگو کہ ہائے افسوس! اُس غفلت پر جو میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اُڑانے والوں میں ہی رہا۔ یا کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں شامل ہو جاتا۔ یا (قیامت کے دن) عذاب کو دیکھ کر کہنے لگے اَے کاش ! کسی طرح مجھے (دنیا میں) دوبارہ بھیج دیا جائے تو میں بھی نیک لوگوں میں شامل ہو سکوں۔ (اللہ فرمائے گا:) ہاں ہاں! بے شک تیرے پاس میری آیات (قرآن) پہنچ چکی تھیں جنھیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو اِنکار والوں میں ہی رہا۔"

(سورۃ الزمر، آیت: 59 - 55)

حق کی کاوش میں: بطور نمونہ چند مشہور تصانیف سے استفادہ کی لسٹ

مصنف کا نام	کتاب کا نام	مصنف کا نام	کتاب کا نام
مختلف مکاتبِ فکر کی	2۔شرح کتب احادیث	قریباً ہر مکتبۂ فکر کی	1۔تفاسیر قرآنی
غلام رسول سعیدی صاحب	4۔شرح صحیح مسلم/تبیان القرآن	مفتی احمد یار خان نعیمیؒ صاحب	3۔جاء الحق
ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ	6۔جملہ تصانیف	غلام رسول سعیدی صاحب	5۔تفہیم البخاری
شاہ تراب الحق قادری صاحب	8۔مزاراتِ اولیاء سے توسل	نجم مصطفائی صاحب	7۔تلاش حق
علامہ سعید احمد کاظمی صاحب	10۔ توحید اور شرک	مفتی اکمل قادری صاحب	9۔غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟
مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب	12 ۔ بزرگوں کے عقیدے	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب	11۔حیات النبی، مسئلہ استغاثہ، الانتباہ للخوارج والحروراء
الشیخ ابو محمد بدیع الدین راشدی صاحب	14۔توحیدِ خالص	ابو کلیم محمد صدیق صاحب	13۔میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی
امام محمد غزالیؒ صاحب	16۔جملہ تصانیف	پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ صاحب	15۔الفتح الربانی، فتوح الغیب
امام ابو القاسم قشیریؒ صاحب	18۔رسالہ قشیریہ	سید بن علی عثمان ہجویریؒ صاحب	17۔کشف المحجوب
پروفیسر خلیل الرحمٰن چشتی صاحب	20۔جملہ تصانیف	علامہ پیر سید نصیر الدین نصیرؒ صاحب	19۔جملہ تصانیف
محمد عطاء اللہ بندیالوی صاحب	22۔شرک کیا ہے؟	حافظ زبیر علی زئی صاحب	21۔مقالات، رسائل الحدیث
پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب	24۔جملہ تصانیف	علمائے عرب	23۔جملہ تصانیف متعلقہ شرک
حافظ محمد محمود الحضری صاحب	26۔شرک کے چور دروازے	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ صاحب	25۔حجۃ اللہ البالغہ
شیخ زکریا سہارنپوری صاحبؒ	28۔فضائل اعمال	ابو الحسن مبشر ربانی صاحب	27۔کلمہ گو مشرک
حافظ زبیر علی زئی صاحب	30۔دین میں تقلید کا مسئلہ	مولانا یوسف لدھیانوی صاحبؒ	29۔اختلاف اُمت اور صراط مستقیم
ابو محمد امین اللہ البشاوری صاحب	32۔حقیقت التقلید	حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ	31۔مکتوبات
سید سیف الرحمٰن، روشن صاحب	34۔صراط مستقیم وعقیدہ مسلم	مولانا امین احسن اصلاحی صاحب	33۔حقیقت شرک
نور الحسن شاہ بخاری صاحب	36۔شرک کی حقیقت	علامہ ابن جوزی صاحب	35۔تلبیس ابلیس
ڈاکٹر تجانی سماوی صاحب	37۔پھر میں ہدایت پا گیا	حسن الامینی صاحب	36۔شیعت کا مقدمہ
جناب ثاقب اکبر صاحبؒ	40۔پاکستان کے دینی مسالک 41۔امت اسلامیہ کی شیرازہ بندی	عبد الحسین شرف الدین موسوی صاحب استاد جعفر سبحانی	38۔المراجعات 39۔آئینِ وہابیت
مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ	43۔امام اعظم اور علم الحدیث	علامہ شبلی نعمانی صاحبؒ	42۔سیرۃ النعمان

ہماری اہم تحاریر

کتاب نمبر	ٹائٹل	کتاب نمبر	ٹائٹل
1	ہدایت: (ہدایت سے کیا مراد ہے اور ہدایت کسے نصیب ہوگی؟)	2	قرآن مجید کی حاکمیت: (احناف اور مالکیہ کے اُصولِ روایت کی روشنی میں عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ)
3	امت مسلمہ کا اخلاقی زوال: (زوال کی بنیادی وجوہات اور نجات کا یقینی حل)	4	قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟
5	راہ فلاح کی پہلی بڑی گھاٹی: (دنیا پرستی اور نفس وشیطان کے حجابات پر حقائق)	6	رسالت کا حقیقی تصور: (راہِ فلاح کی دوسری گھاٹی: رسالت کے مقابلے میں آبا پرستی پر آگاہی)
7	توحید کا جامع تصور: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی: شرک کے مقابلے میں توحید پر جامع رہنمائی)	8	عبادت کا معنی مفہوم: (تفہیم عبادت پر ایک اہم کتابچہ)
9	ظلم عظیم پر جامع رہنمائی: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی: غلاظتِ شرک پر جامع رہنمائی)	10	کائنات سے خالق کائنات تک: (وجودِ خالق کے حیرت انگیز دلائل)
11	طاقتور ابلیسی دھوکے: (مکار ابلیس کی مزین کردہ انتہائی طاقتور چالوں سے آگاہی)	12	مجموعہ تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر کا مجموعہ)
13	امت اسلامیہ کا اتحاد: (اتحاد و یکجہتی اور فرقہ واریت کی نحوست پر انتہائی اہم تحریر)		

کتابچے (Booklets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم کتابوں کی بجائے کتابچوں کی شکل میں مختصر تحاریر

1	ایمان ایک زندہ حقیقت (انمول تحفہ)	2	زبان سے کلمہ کا اقرار اور نجات کی ضمانت؟
3	مقصدِ حیات	4	انسانیت کی عظیم ترین آفت (خواہشِ نفس)
5	بغیر سمجھے قرآن پڑھنے کی وجوہات؟	6	اوامر و نواہی کی لسٹ
7	تلاشِ رب (اللہ کے قُرب کا یقینی راستہ)	8	تلاشِ خالق (وجودِ خالق کے یقینی دلائل)
9	توحید (لا الٰہ الا اللہ)	10	رسالت (محمد الرسول اللہ)
11	حقوق العباد	12	پریشانیوں سے نجات کا حقیقی حل
13	پردہ: (پردہ کے ضمن میں مرد و عورت کیلئے قرآن وسنت کے احکامات)	14	اسلام کا قانونِ طلاق: (یک مجلسی تین طلاق کے ایک یا تین واقع ہونے پر اہم رہنمائی)

پمفلٹ اور بروشرز

مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر: پمفلٹ اور بروشرز وغیرہ۔

استفادہ کیلئے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾

ویب سائٹ (Web Site) کا تعارف

سچی رہنمائی (Pure Guidance)

اللہ کے خصوصی فضل وکرم کی بدولت لمبا عرصہ دین میں غوطہ زن رہ کر، سچائی کی بنیاد پر فہمِ دین کی بلا تعصب (بے رنگ شفاف عینک والے شیشوں سے) تمام مکاتب فکر سے استفادہ کی بنا پر (ضروری دین پر مشتمل اہم موضوعات) کو تحریری شکل میں پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ کام درج ذیل بنیادوں پر کیا گیا ہے:

کام کی بنیاد

☆ فرقوں اور مسالک کی بجائے اسلام کی بالاتری، ☆ سچائی اور دیانتداری کا دامن تھامتے ہوئے، ☆ قرآن وسنت کے پختہ دلائل، ☆ انتہاء پسندی کی بجائے اعتدال کو ملحوظ رکھنا، ☆ فروعات کی بجائے بنیادی واصولی چیزوں کی ترجیح، ☆ سلف، آئمہ، بزرگانِ دین کے فہم سے استفادہ، ☆ عزت واحترام اور اخلاقی پہلو کو مدنظر رکھنا، ☆ اہل اسلام کے اتحاد ویکجہتی کیلئے، ☆ مختصر، عام فہم، عامی لوگوں کی سطح پر مواد۔

کام کی تفصیل

قارئین کی آسانی کیلئے یہ تحریری مواد درج ذیل شکلوں میں مرتب کیا گیا ہے:

(1)۔ وڈیو (Short Video Clip): اہم موضوعات پر مبنی دو تین منٹ کی انتہائی مختصر وڈیو (Speech)۔

(2)۔ کتابیں (Books): دین کو گہرائی سے جاننے والوں کیلئے دلائل کی بنیاد پر تفصیلی رہنمائی پر مبنی کتابیں۔

(3)۔ کتابچے (Booklets): آسانی کیلئے، کم یعنی چند ضروری دلائل کی بنیاد پر مختصر کتابچے۔

(4)۔ پمفلٹ (Pamphlets): مزید آسانی کیلئے چند (پانچ، دس) صفحات پر مشتمل پمفلٹ۔

(5)۔ بروشرز (Inspiration): عوام الناس کیلئے ایک صفحہ پر مشتمل بروشر کی شکل میں انتہائی ضروری، اہم حقائق پر مبنی انتہائی مختصر مواد جسے بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے۔

(6)۔ سنہری اقوال (Golden Quotes): انتہائی مختصر چند سطور پر مبنی زندگی تبدیل کرنے والے سنہری اقوال۔

ویب سائٹ (Web Site)

یاد رکھیں! ہدایت اس پر کھلتی ہے جس میں سچائی جاننے کی شدید تڑپ ہو، پیاس ہو، جو بے قرار ہو۔ حقیقت تک رسائی کیلئے مذکورہ مواد درج ذیل ویب سائٹ پر موجود ہے۔ خود آگاہ ہو کر دوسروں کی آگاہی کا ذریعہ بنیں۔

(www.khidmat-islam.com)

وڈیوز (Short Video Clips) کی تفصیل

سَچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

اللہ کے خصوصی فضل وکرم کی بدولت لمبا عرصہ دین میں غوطہ زن رہ کر، سچائی کی بنیاد پرفہمِ دین کی بلاتعصب (بے رنگ شفاف عینک والے شیشوں سے) تمام مکاتب فکر سے استفادہ کی بنا پر، دین کے تمام اہم موضوعات پرمبنی دوتین منٹ کی انتہائی مختصروڈیوز (Speech) درج ذیل عنوانات کے تحت تیار کی جارہی ہیں:

نمبر	عنوان	نمبر	عنوان
1	دنیا کی حقیقت اورآخرت کا تصور	5	ایمان
a	ہماری حقیقت اورابلیس	6	ہدایت اورفرقہ پرستی
b	مقصدِ حیات	7	توحید
c	موت پر حقائق	8	رسالت
d	دنیا کی حقیقت	9	عبادات
e	اُخروی حسرتیں	10	اخلاقیات ومعاملات
f	اُخروی انجام	11	معاشیات
2	خالق کا یقین	12	قرآنِ حکیم سے منتخب مقامات
3	خالق سے تعلق کے مراحل	13	متفرق عنوانات
4	قرآن ہدایت کی اوّلین بنیاد		

یادرکھیں! حقیقی ہدایت صرف اُس پرکھلتی ہے جس میں: اخلاص ہو، سچائی جاننے کی شدید تڑپ ہو، پیاس ہو، جو بے قرار ہو، جس کیلئے ہدایت زندگی موت کا مسئلہ بن جائے۔ حقیقی ہدایت تک رسائی کیلئے مذکورہ مواد جیسے جیسے تیار ہوتا جائے گا، درج ذیل (YouTube) چینل پردستیاب (Upload) ہوتا جائے گا۔ سچائی سے خود آگاہ ہوکر دوسروں کی آگاہی کا ذریعہ بنیں۔

YouTube: (@nijat63)

ہماری دعوت!

وہ مسلمان جنھیں اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا، موجودہ دور میں انکی حالت تشویشناک ہے۔ مسلمان جدا جدا گروہوں میں منقسم ہو چکے ہیں، علیحدہ علیحدہ مساجد اور مکاتب بن چکے ہیں، جو جس گھرانے میں پیدا ہوا یا جس ماحول میں پرورش ہوئی وہی اسکا دین و مذہب بن گیا۔ لوگ اپنے پسندیدہ مسلک اور فرقے کو صحیح جبکہ باقیوں کو غلط سمجھتے ہیں۔ باہمی نفرت میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہوتا نظر آرہا ہے۔ ان حالات میں ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ فرقوں سے بالاتر ہو کر سچائی کی بنیاد پر غلط اور صحیح کو واضح کیا جائے اس عزم کے ساتھ کہ:

☆ اللہ کے دین کو مسالک اور فرقوں پر ترجیح دی جائے۔

☆ جس مکتب فکر کی جتنی بات درست ہے اسے تسلیم کیا جائے اور غلط سے بچا جائے۔ صحیح بات جہاں سے بھی ملے اسے بلا چون و چراں تسلیم کیا جائے چاہے وہ ہماری اپنی فکر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

☆ باہمی غلط فہمیوں کو دور کر کے مسلمانوں کے مابین اتحاد و یکجہتی پیدا کی جائے۔

☆ شخصیات کا احترام کیا جائے لیکن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں پر ترجیح دی جائے۔

رب کریم نے ہماری رہنمائی کے لیے فرمایا:

﴿وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا﴾ (آل عمران: 103)

ترجمہ: ''تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو''

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت:159)

ترجمہ: ''بیشک جنہوں نے دین میں فرقے بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے آپ (ﷺ) کا ان سے کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد، پھر وہ انکو بتلائے گا جو وہ کیا کرتے تھے''۔

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

خالق نے نسلِ انسانی کی بقا کیلئے مرد و عورت میں ہیجانی کیفیت پر مبنی شہوت کا انتہائی زبردست جنسی جذبہ رکھا ہے۔ شہواتِ انسانی میں سے سب سے شدید جذبہ یہی ہے۔ اس ضمن میں پردے کی بابت خالق کے نازل کردہ قانون کی پاسداری کے بغیر پاکیزہ نسلِ انسانی کی دستیابی ممکن نہیں۔ پردہ اور شرم حیا اگر اٹھ جائے تو عورت کی عزت وعصمت کے چھن جانے سے صاف اور پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی کی محرومی کے ساتھ ساتھ روحانی تنزل، ذہنی آلودگی، اضطراب وبے سکونی کے سنگین نتائج بھی بھگتنے پڑتے ہیں۔ اس سنگین صورت حال سے نمٹنے کیلئے، اس مختصر تحریر میں قرآن وسنت کی روشنی میں مذکورہ قانون پر جامع رہنمائی کے ساتھ ساتھ خالق کے اس قانون پر پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ٹھوس دلائل کی بنا پر ازالہ بھی کر دیا گیا ہے۔ چند روزہ عارضی حقیر لذات کو اللہ کے قانون کے تابع کر کے ابدی لذات کو پانے کا عزم کریں۔ خود بچیں اور دوسروں کو بچانے کی فکر کریں۔

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

www.khidmat-islam.com

khidmat777@gmail.com

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161